سوال

(283)ایک مجلس کی دو طلاقیں اور حلالہ ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سمی عبد العزیز نے اپنی بیوی کو ایک جلسہ میں دو طلاقیں دیں ۔ دونوں میاں بیوی بہت شرمندہ ہیں مذہب حنفی رکھتے ہیں ۔ علماء احناف کے پاس جب فتوی گیا ۔ تو بعد تین ماہ کے جواب آیا ۔ کہ بغیر حلالہ کے جائز نہیں ہے ۔ اب بے چارہ عبد العزیز اہلحدیث کے پاس آیا ہے ۔ اور حالت یہ ہے کہ جیسے طلاق دیا ہے ۔ دونوں میاں بیوی کا ایک ہی مکان میں حسب دستور سابق میں جس کو آج نو ماہ ہوگئے ہیں ۔ اسی تاریخ سے عبد العزیز کہتا ہے ۔ کہ طلاق نہیں ہوا ۔ ہمارا دل بھی شہادت دیتا ہے ۔ مگر شک کی وجہ سے پریشان ہے ۔ میاں بیوی دونوں تقریباً 40/40سال کے ہیں ۔ اب سوال یہ ہے کہ ان میں رجوع ہوسکتا ہے کہ نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حلالہ تیسری طلاق کے بعد ہوتا ہے ۔ دو طلاقوں کے بعد چونکہ عدت گزر گئی ے ہ اور عورت بائنہ ہوگئی ہے ۔ اس لئے نکاح ثانی کرکے رہ سکتی ہے ۔ واللہ اعلم ۔ (اہلحدیث امرتسر 20 شوال 1364ہجری)

حلالہ کیا چیز ہے ؟

اس عنوان سے ایک مضمون رسالہ المسلم اگست میں میری نظر سے گزرا ۔ جس میں ایڈیٹر المسلم (غازی محمود صاحب) نے لکھا ہے ۔ کہ حلالہ جو مسلمانوں میں مروج ہے ۔ جس کو مفسرین نے لکھا ہے ۔ قرآن مجید سے ثابت نہیں ہوتا ۔ چونکہ آریوں کے منہ پر حلالہ چڑھتا رہتا ہے ۔ غالبا اس لئے ایڈیٹر المسلم نے نیک نیتی سے اس کا انکار کردیا ہے ۔ ہمیں اس سے تو مطلب نہیں کہ مروجہ حلالہ کیا ہے ۔ اور مفسرین نے کیا لکھا ہے ۔ ہاں ہم قرآن مجید کا مطلب لفظوں میں بتانا چاہتے ہیں ۔ تاکہ ہمارے دوست ایڈیٹر المسلم کو اور اس کے ناظرین اور دیگر ناواقفوں کو غلطی نہ لگ جائے ۔ آیت زیر بحث کے اصل الفاظ بہت ہیں ۔

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ۗ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَن يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ البقرہ ٢٢٩

اس آیت کا ترجمہ اور مطلب بتانے سے پہلے اس کی مختصر ترکیب کردینی ضروری ہے ۔ کیونکہ جہاں تک میں نے غور کیا ۔ ایڈیٹر صاحب موصوف کو اس کی ترغیب پر غور نہ کرنے سے الجھن پیدا ہوئی ہے ۔

آیت موصوفہ کے لفظ لا تحل میں جو نفی ہے۔ اس کی انتہا حتیٰ تک ہے۔ کیونکہ لفظ حتیٰ کسی کام یا چیز کی انتہا کے لئے ہے پس معنی آیت کے یہ ہیں۔

''اگر خاوند آخری طلاق دے دے۔ تو وہ عورت اس کو حلال نہیں ہے۔ اور اس عدم علت کی انتہا نکاح ثانی ہے۔ یعنی جب عورت نے نکاح ثانی کیا تو یہ عدم حلت جو لا تحل میں تھی ختم ہوگئی۔ اب اگر خاوند ثانی کسی وجہ سے طلاق دے دے تو پہلے خاوند کے ساتھ اس کا نکاح حرام نہیں۔ چنانچہ فرمایا۔

فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يَتَرَاجَعَا إِن ظَنَّا أَن يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ

یعنی ''اگر وہ خاوند ثانی طلاق دے تو ان دونوں (عورت اور سابق خاوند) کو نکاح کر کے مل بیٹھنے میں گناہ نہیں بشرط یہ کہ پہلے کی طرح بیگاڑ نہ کرنے کا گمان غالب ہو۔''

اس آیت کو باقاعدہ علم نحو دیکھا جائے۔ تو مطلب بالکل صاف ہے۔ کہ جب کوئی عورت پہلے خاوند سے علیحدہ ہو کر اس درجے پر پہنچ جائے۔ کہ لا تحل لہ اس پر صادق آئے تو اس کی یہ عدم علت ابدی نہیں۔ بلکہ نکاح ثانی پر منتہیٰ اور ختم ہوجاتی ہے۔ پھر وہ خاوند اگر طلاق دے۔ تو عدت طلاق گزار کر پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔ یہی حلالہ ہے۔ اور یہی نکاح ثانی ہے۔ جس پر ایڈیٹر صاحب المسلم کا یہ کہنا کہ

''کہ اس آیت میں بیوی کے حقوق کی کماحقہ حفاظت کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ خاوند کا اختیار بیوی پر اسی وقت تک ہے۔ جب تک کہ وہ اس کی بیوی ہے۔ جب اس نے اس کو طلاق دے دی۔ تو اس نے اپنے حقوق کو ضائع کر دیا۔ یہاں تک کہ (غالباً یہ یہاں تک۔ حتیٰ کے لفظ سے نکالا ہے۔ اہلحدیث) اگر عورت کی مرضی ہو تو وہ فوراً(1) غیر مرد کے ساتھ شادی کرلے۔ طلاق دہندہ اس کو ایسا کرنے سے کسی صورت میں نہیں روک سکتا۔ (ص26)

آیت موصوفہ کے الفاظ اور ترکیب کے ماتحت نہیں آسکتا البتہ ان کا اپنا مشورہ ہے۔ مختصر یہ کہ جو آیت میں حتیٰ ہے وہ انتہا ہے۔ اس عدم حلت کی جو پہلے تحل میں آئی ہے۔ اس کے بعد چونکہ نکاح ثانی خود مانع نکاح ہے۔ اس لئے اس دوسرے مانع کو فان طلقھا کہہ کر رفع فرمادیا۔

مطلب آیت کا واضح لفظوں میں یہ ہے کہ بعد تیسری طلاق کے عورت مطلقہ پہلے خاوند پر حرام ہے۔ مگر یہ حرمت ابدی نہیں۔ بلکہ دوسرے نکاح تک اس کی انتہا ہے۔ اس کے بعد نکاح ثانی ہے۔ عارضی مانع ہے۔ جو طلاق ثانی کے رفع ہوسکتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ عورت مطلقہ اگر نکاح ثانی نہ کرے۔ تو ساری عمر بھی پہلے خاوند سے نکاح نہیں کر سکتی۔ بلکہ لا تحل کے ماتحت رہ کر ابد آباد تک پہلے خاوند پر حرام ہے۔

نوٹ۔ یہ تو ہوا آیت کا مطلب باقی رہی اس کی حکمت اور آریوں کا اعتراض اور اسکا جواب۔ تو وہ کئی دفعہ زکر ہوچکے ہیں۔ اور ہوتے رہیں گے۔ ایڈیٹر صاحب مسلم اس کو خوب جانتے ہیں۔ (اہلحدیث امرتسر 24ستمبر 1915ء)

حلالہ کیا چیز ہے؟

اس عنوان سے 24 ستمبر سن 15ء سے کے پرچے میں ایک مضمون درج ہوا ہے۔ جس میں غازی محمود صاحب ایڈیٹر المسلم کا حلالہ مروجہ سے انکار اور اسے مفسروں کی رائے قرار دینے کا زکر ہے۔ اس میں تو شک نہیں کہ قرآن مجید سے حلالہ ہرگز ثابت نہیں۔ بلکہ قرآن کریم کی اصل تفسیر اور اس کی حکمت (یعنی حدیث رسول اللہ ﷺ) میں حلالہ کرنے والے کو التیس المستعاد'' کہا گیا ہے۔ اور حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے اس پر لعنت کی گئی ہے۔

لعن اللہ المحلل والمحلل لہ

ہاں ایڈیٹر المسلم نے یہاں ایک غلطی کی ہے۔ کہ اس کو عام طور پر مفسروں کی رائے قرار دیا ہے۔ ان کو لازم تھا کہ ان مفسروں کا نام لیتے جنھوں نے اس کو اپنی تفاسیر میں لکھا ہے۔ میرا خیال ہے کہ شاید وہ کسی مفسر کو یہ پیش کرتے ہوئے نہ دیکھا ئیں گے۔ اس نے حلالہ مروجہ قرآن کی کسی آیت سے نکالا ہو۔ مولنا ثناء اللہ صاحب نے جو قرآن مجید کا مطلب

مختصر لفظوں میں بتایا ہے۔ وہ بجائے خود صحیح ہے۔ مگر نہ اس سے کسی قسم کا حلالہ ثابت ہوتا ہے۔ اور نہ کچھ اور ثابت ہوتا ہے۔ ااس سے تو صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ تین طلاق کے بعد وہ عورت کسی دوسرے خاوند سے اپنی خوشی سے ہمیشہ کے لئے نکاح کرلے۔ اور پھر جب اتفاقاً کسی وجہ سے اس کا دوسرا خاوند محض اپنی خوشی سے اسے طلاق دے۔ تو اس عورت کو اختیار ہے۔ چاہے کسی دوسرے سے نکاح کرے۔ اور چاہے وہ اپنے پہلے خاوند سے نکاح کرے۔

''حلالہ'' برادران احناف کی ایجاد ہے۔ جس میں صرف چندون کے لئے یا بعض مقامات پر صرف ایک رات کے لئے ایک شخص محض اس لئے اس عورت سے نکاح کرلیتا ہے۔ کہ وہ پہلے خاوند کے لئے حلال ہوجائے۔ اور اسی فعل پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ (خاکسار محمد یوسف فیض آبادی) (اہلحدیث 26 نومبر 15ء)

عقد نکاح کے بعد بادام مصری نثار کرنا

از مولانا مولوی ابو تمیم محمدی حیدر آبادی

حدیث نمبر 1

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج امراہ من نسائہ فانشرت علی راسہ تمر عجوۃ رواہ الخطیب عن عائشہ مرفوعا وفی اسنادہ سعید بن سلام کذاب والحدیث باطل

ترجمہ۔ ''آپ ﷺ نے عورتوں میں سے کسی عورت سے نکاح کیا۔ تو (لوگوں نے) کے سر پر سے کھجوریں عجوہ نثار کیں۔ اس حدیث کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے۔ اس کی اسناد میں سعید بن سلام کذاب ہے۔ اور حدیث جھوٹی ہے۔'' (لفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ ص 79)

حدیث نمبر 2

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضر املاک رجل من انصار فانشرت الفاکہۃ والسکر علی راسہ وامرھم بالا نتہاب وقال انما نھیتکم عن نھبۃ العساکر رواہ العقیلی عن عائشہ مرفوعا وفی اسنادہ بشیر بن ابراہیم الانصاری یروی الموضوعات

ترجمہ۔ ''رسول اللہ ﷺ ایک مرد انصاری کی شادی میں تشریف لے گئے۔ میوہ اور شکر اس کے سر پر نصار کی گئی اور ان کو آپ ﷺ نے لوٹنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا۔ میں تم کو لشکریوں کے لوٹنے سے منع کرتا ہوں۔ اس کو عقیلی نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اس کی اسناد میں بشیر بن ابراہیم انصاری ہے جو جھوٹی روایتیں بیان کرتا ہے'' (الفوائد المجموعہ ص 79)

حدیث نمبر 3۔

انہ شھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم املاک رجل من الصحابہ وضرب بالدف ونثر علیہ الطباق علیہا فاکہہ وسکر ثم ذکر نحو الاول رواہ الطبرانی عن معاذ مرفوعا وفی اسنادہ مجھولان رواہ ابو نعیم من حدیث انس وفی اسنادہ خالد بن اسماعیل الانصاری یضع الحدیث

ترجمہ۔ ''آپ ﷺ اپنے اصحاب رضوان اللہ عنہم اجمعین میں سے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی پر تشریف لائے۔ وہ دف بنائی گئی۔ اور اس پر کئی طشت جن میں میوے اور شکر تھی نثار کئے گئے پھر اس نے مثل اول کے ذکر کیا۔ اس کو طبرانی نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے اس کی اسناد میں دو مجہول ہیں اور ابو نعیم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا۔ اور اس کی اسناد میں خالد بن اسماعیل انصاری ہے وہ حدیثیں بناتا ہے'' (الفوائد المجوعہ فی احادیث الموضوعہ ص 79)

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

من کذب علی متعمدا فلیتبوا متعمدۃ من النار (ترمذي مسلم)

’’جو مجھ پر عمداً جھوٹ باندھے۔ اس کو چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔‘‘

اس لئے مسلمانوں کا اور خصوصا اصحاب الحدیث کا یہ فرض عین ہے۔ کہ اس رواج کی عمداًتردید کریں۔ اور اس اتہام کو جو آپ ﷺ پر لگایا گیا ہے۔ دور کرنے کی سعی بلیغ کریں اس لئے کہ پیغمبر ﷺ سے غلط سلط اور جھوٹی احادیث کو دور کرنا اور غیر شرعی امور کو رفع کرنا رسم ورواج کی بیخ کنی کرنا۔ امور بدعیہ شرکیہ لغویہ سے عام افراد کو مجتنب رکھنے کی کوشش کرنا پیغمبر ﷺ کی مسنون زندگی کی ترویج و تبلیغ کرنا۔جماعت اہل حدیث کا مفوضہ اور امتیازی کام ہے۔ یہ کس قدر تعجب اور حیرت کی بات ہوگی اگر ہمارے کان یہ سنیں اور ہماری آنکھیں یہ دیکھیں کہ اہل حدیث کی مجلس عقد میں مذکورہ بالا رسم بدعی پر عمل کیا جاتا ہے۔ فافھم ولاتکن من الخاسرین۔ (اہلحدیث امرتسر 4۔29جمادی الثانی 1366ء)

1۔ فورا نہیں بلکہ عدت گزار کر کیونکہ عدت گزرنے کا عام حکم آچکا ہے۔ والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلثہ قروء (اہلحدیث)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد2ص282

محدث فتویٰ